ہے۔ اسے لکھنے کا شرف جناب علیم ناصری کو حاصل ہوا، جو کہنہ مشق شاعر اور مخلص فن کار ہی نہیں، کتاب و سنّت والے مسلمان ہیں۔ ناصری صاحب نے ایک تاثر شیخ اکرام کی موجِ کوثر سے لیا، پھر مرزا حیرت دہلوی کی کتاب حیاتِ طیبہ خریدی۔ پھر مولینا غلام رسول مہر سے "سیّد احمد شہید" مستعار لی۔ اور شاہنامہ کا آغاز کر دیا۔ اس طویل مثنوی کا سب سے پہلے جو باب لکھا گیا وہ "معرکۂ اکوڑہ خٹک" ہے۔ مومن کی مثنوی جہاد کا تعلق بھی تحریک سیّد احمد شہید سے ہے۔ وہ ابتدا تھی، یہ انتہا ہے۔ سیّد ابوالحسن علی ندوی کا مقدمہ اور ڈاکٹر سیّد عبداللہ کی تقریظ "حقیقت نگاری" کو پڑھنے کے بعد کچھ کہنے کی گنجائش ہی نہیں رہتی۔ ڈاکٹر صاحب اسے "عمدہ جنگ نامہ" قرار دیتے ہیں۔ جس میں تاریخ سے سرِمو انحراف نہیں کیا گیا۔ مبالغہ سے پاک واقعہ نگاری ہے جس کا ہر ہر لفظ ایمان و ایقان میں لپٹا ہوا اور جذبۂ جہاد سے ملفوف ہے۔

آغاز "موجِ کہسار" سے ہوتا ہے جو بڑی پُر زور نظم بہ پیرایۂ غزل، بہ زبانِ فارسی، رنگِ اقبال لیے ہوئے ہے۔ پھر حمد و نعت کے صفحات ہیں۔ بعد ازاں "حرفِ اوّل" ہے۔ بہت زوردار شاعری ہے۔ پھر آگے جو نئے نئے در وا ہوتے ہیں، ان کو محض گنوانا بھی آسان نہیں۔ اہلِ ذوق خود پڑھیں۔

یہ کام ہے بڑا مشکل کہ مواد ٹھوس تاریخ کا ہو۔ اور جوں کا توں خارج سے لینا ہو اور بیان کا پیرایہ شعر کا ہو جس کی اصل داخلیت ہوتی ہے۔ ٹھوس حقائق کو تخیل میں آمیز کرنا، ایسا ہے جیسے موتی کو پگھلا کر آنسو میں یا یاقوت کو قطرۂ خون میں حل کیا جائے۔ علیم ناصری نے ایسی ہی کیمیا گری کی ہے۔

حکومت اور علمائے ربّانی | از مولینا حافظ عبداللہ صاحب روپڑی۔ ناشر: مکتبۂ نذیریہ، چناب بلاک، اقبال ٹاؤن، لاہور ۱۸

یہ کتاب دورِ حاضر میں ماضی کے ایمان پرور اور جذبہ انگیز واقعات کو سامنے لا کر دلوں کو نئی زندگی دے سکتی ہے۔ حضرت سعید بن جبیرؓ، امام مالکؒ، امام ابوحنیفہؒ، امام احمد بن حنبلؒ